تقریر

پُر سکون عائلی زندگی بہترین تربیت اولاد کی ضامن

تمہاری صبح حسیں ہو رُخ سحر کی طرح
تمہاری رات منور ہو شب قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکوں ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

معزز سامعات! میری گزارشات کا موضوع ہے۔ **پُر سکون عائلی زندگی بہترین تربیت اولاد کی ضامن**

خدا تعالیٰ کتاب رحمان میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیۡكُمۡ رَقِیۡبًا (النّسآء:2)

اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

ہر انسان اپنی نسل کی بقا اور افزائش چاہتا ہے، اسے پھلتا پھولتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ اسلام میں نیک اولاد کے حصول کے لیے نکاح جیسا پاکیزہ رشتہ رکھا گیا ہے۔ جس میں مرد و زن ایک پاک معاہدے کے تحت خدا اور اس کے احکامات کی تعمیل میں سر جھکاتے ہوئے ایک مقدس رشتے میں بندھ کر ایک نئے خاندان اور نسل کا آغاز کرتے ہیں۔ میاں بیوی کا رشتہ دراصل خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”شادیوں کا معاملہ محبت کی بنیاد کے قیام کے لیے ہے میاں بیوی کی محبت درحقیقت خدا ہی کی محبت کا ظِل ہے۔ شادی ایک مدرسہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کے عشق کا سبق پڑھایا جاتا ہے... اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے تعلقات کو اپنی محبت کا ایک نشان قرار دیا ہے... غرض ماں باپ کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک ظل ہے، بیوی کی محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کا ظل ہے اور اولاد کی محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک ظل ہے... گویا یہ تینوں ایک درس گاہیں جن میں انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبق سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 374)

پیاری بہنو! اس رشتے میں مودّت اور رحم کا جو عنصر پایا جاتا ہے وہی آگے چل کر اولاد کی صورت میں ڈھلتا ہے۔ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے عزت و محبت کا سلوک کرنے والے ہوں گے تو اولاد بھی سراپا محبت ہو گی۔ اگر والدین ایک دوسرے کے جذبات کا خیال کرنے، ایک دوسرے کا احساس کرنے والے ہوتے ہیں تو اولاد بھی حسّاس اور دوسروں کی تکلیف کا احساس کرنے والی ہوتی ہے۔ والدین کا خدا تعالیٰ پر یقین دیکھ کر بچے بھی توکل علی اللہ پر ایمان لے آتے ہیں۔ جن گھروں میں ہر وقت لڑائی جھگڑے کی فضا رہتی ہے وہاں بچے بھی بے چینی، بے سکونی اور ذہنی دباؤ کا شکار دکھائی دیتے ہیں۔ ایک اکیلا فرد چاہے کتنی ہی کوشش کر لے لیکن ان معاملات کو درست نہیں کر سکتا کیونکہ گھر دونوں فریقین کے تعاون سے چلتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’أَكْرِمُوْا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ‘‘

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب)

یعنی اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ پھر والدین کو مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔
اَعِيْنُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلَى الْبِرِّ

(الجامع الصغیر ابن سیوطی)

کہ نیکی کے کاموں میں اپنے بچوں کی مدد کیا کرو۔

والدین کا رویہ اپنے بچوں کے ساتھ نارمل ہونا چاہئے۔ بچوں پر سختی کرنے اور ڈانٹنے سے بچے ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس سے بچّوں کی ذہنی صلاحیتوں پر بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں کیونکہ بار بار ڈانٹنے اور نظر انداز کرنے سے بچّے ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ اور قریبی تعلقات قائم رکھنا چاہئے تاکہ بچّے اپنے درپیش مشکلات کو ان کے سامنے بیان کر سکیں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب والدین آپس میں صلح صفائی سے رہتے ہوں۔ ایک دوسرے پر اعتبار کرتے ہوں ان کی ترجیحات ایک جیسی ہوں اور وہ باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنے بچوں کے لیے دعا کرتے ہوں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔
’’میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لیے دعا نہیں کرتا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

سامعات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثالی ازدواجی زندگی ہم سب کے سامنے ہے کہ کس طرح پیار اور قدر دانی کا سلوک دونوں طرف سے ہوتا تھا۔ کیسے قرب الٰہی کی منازل ایک ساتھ طے ہوتی ہیں اسی لطف و احسان کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے مبشر اولاد کی خوشخبری سے بھی نوازا اور عطا بھی کی۔ کیسے اس مبارک جوڑے نے ایک دوسرے کی رفاقت میں اپنی اولاد کی تربیت کی اور وہ مبشر اولاد نبوت کے چاند کے آنگن میں قطبی ستارے بن کر چمکی۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ فرماتے ہیں:
’’میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت ام المؤمنین سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک ideal جوڑے کی ہونی چاہیے۔‘‘
(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہان بیگمؓ مرتبہ حضرت شیخ محمود احمد عرفانی و شیخ یعقوب علی عرفانی صفحہ 231)

معزز سامعات! بچوں کی درست تربیت کس طرح ہو سکتی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
’’اگر ماں اور باپ گھر میں لڑ رہے ہوں تو آپ سمجھیں بچوں کے اخلاق خراب ہو گئے۔ بچوں کے اخلاق تبھی درست رہ سکتے ہیں کہ گھر کی فضا بڑی محبت اور پیار کی فضا ہو ہر دو میاں اور بیوی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے اور ان کے ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔‘‘

(خطبات ناصر صفحہ 364)

جن گھروں میں مرد، عورت کو اپنے سے کمتر سمجھتا ہو اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہو اس سے حقارت سے بات کرتا ہو۔ بیوی کے گھر والوں سے برا سلوک کرتا ہو، گھر کے خرچ میں تنگ کرتا ہو یا جماعتی پروگراموں میں شرکت کو غیر ضروری گردانتا ہو۔ اِسی طرح اگر بیوی مرد سے بدسلوکی کرتی ہو اس کی ناشکری کرتی ہو، بچوں کی تربیت پر دھیان نہ دیتی ہو، سسرال والوں سے عمدہ طریق پر معاشرت نہ کرتی ہو تو وہ دونوں اپنی اپنی جگہ مجرم ہیں اور اولاد کو شادی جیسے مقدس رشتے اور خاندانی نظام سے متنفر کرنے والے ہیں۔

اس مضمون کو مزید بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

”انسان اپنے ماں باپ سے زبان سیکھتا ہے یا باقی کام سیکھتا ہے اور اچھی باتیں سیکھتا ہے اور اچھی باتیں سیکھ کر بچہ اعلیٰ اخلاق والا بنتا ہے۔ ماں باپ نیک ہیں، نمازی ہیں، قرآن پڑھنے والے ہیں، اُس کی تلاوت کرنے والے ہیں، آپس میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہیں، جھوٹ سے نفرت کرنے والے ہیں تو بچے بھی اُن کے زیرِ اثر نیکیوں کو اختیار کرنے والے ہوں گے۔ لیکن اگر جھوٹ، لڑائی جھگڑا، گھر میں دوسروں کا استہزاء کرنے کی باتیں، جماعتی وقار کا بھی خیال نہ رکھنا یا اس قسم کی برائیاں جب بچہ دیکھتا ہے تو اس نقل کی فطرت کی وجہ سے یا ماحول کے اثر کی وجہ سے پھر وہ یہی برائیاں سیکھتا ہے۔ باہر جاتا ہے تو ماحول میں، دوستوں میں جو کچھ دیکھتا ہے، وہ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے بار بار مَیں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر بھی نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرام ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں اُن پر بھی نظر رکھیں۔“

(خطبہ جمعہ 13؍دسمبر 2013ء)

آج کل کی نوجوان نسل شادی سے متنفر اسی لیے ہو رہی ہے کہ اس کے آس پاس شادی کے نام پر دو ایسے افراد دکھائی دیتے ہیں جو اس رشتے کو نبھانے میں ناکام ہیں وہ بظاہر ساتھ تو رہتے ہیں لیکن ان کے گھر سکون کے گہوارے ہونے کی بجائے جنگ وجدل کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ کسی جگہ عورت پس رہی ہے کسی جگہ مرد۔ ہر انسان اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ عموماً یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ بیویاں سارا دن جیسے کوئی شکاری اپنے شکار پر نظر جما کر رکھتا ہے کہ کہیں آنکھ سے اوجھل نہ ہو جائے اپنے سسرال والوں پر نظریں جما کر رکھتی ہیں کہ ان کی ہر ہر حرکت نوٹ کرنی ہے اور رات گئے جب شوہر کام سے واپس آئے تو علیحدگی میں، بجائے اس کے کہ کوئی پیار محبت کی بات ہو۔ اپنے بچوں کے مستقبل کے حوالے سے بات ہو۔ کوئی اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کی بات ہو سارے دن کی روداد جس میں خود کو مظلوم اور سسرال والوں کو ظالم دکھا کر ہر بات بڑھا چڑھا کر بیان کرنا شامل ہوتا ہے جس کا اختتام یا تو لڑائی پر ہوتا ہے یا پھر شوہر کا دل اپنے گھر والوں سے متنفر ہوتا جاتا ہے اور خاندانی نظام کا شیرازہ بکھر کر رہ جاتا ہے اور بعض گھروں میں شوہروں کا یہ رویہ ہے کہ وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بیوی کے گھر والوں کی دیکھتے ہیں اور پھر بعد میں بیوی کو طعنے دے کر اس کا جینا دشوار کرتے ہیں کہ تمہارے گھر میں میری عزت اور خاطر داری نہیں ہوئی غرض بچہ بھی یہ سب چیزیں بغور دیکھتا ہے اور سب اپنے دماغ کے کمپیوٹر میں محفوظ کرتا جاتا ہے اور بچپن سے ہی نفرتیں اپنے دل میں بھرتا جاتا ہے اپنی قریبی رشتوں سے ہی بدظن ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس بغض و کینے کے زہر سے والدین ہی اُسے آشنا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو اس آلائش سے بچوں کے معصوم ذہنوں کو بچا سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنے اردگرد محبت وخلوص دیکھے گا تو وہ بھی درگزر اور عفو سیکھے گا۔ اس لیے والدین اور خصوصاً ماؤں کی ذمہ داری بنتی ہیں کہ معصوم بچوں کے کانوں کو ایسی ناخوشگوار باتوں کے سننے سے بچائیں۔ ان کو انسانوں میں خوبیاں تلاش کرنے والا بنائیں۔ دوسروں کی کمزوریاں پر پردہ ڈالیں نا کہ انہیں اچھالیں۔ اسی طرح ہمارے گھر ہمارے بچوں کے لیے جنت کے نمونے بن سکتے ہیں جہاں وہ سکون محسوس کریں۔

پُرسکون عائلی زندگی کے حصول کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”شادی کے بعد مَودّت اور رحمت کا مضمون ہمیشہ پیشِ نظر رہنا چاہیے اور ایسا ماحول قائم کرنا چاہیے کہ مرد عورت کے لیے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو اور عورت مرد کے لیے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو۔“

(اوڑھنی والیوں کے لیے پھول جلد دوم صفحہ 60 ایڈیشن 2009ء)

معزز سامعات! پس ان سب باتوں کا نچوڑ یہی ہے کہ اگر ہم اپنے گھروں میں ایک صالح نسل پروان چڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنی گودوں سے اللہ کے پیاروں اور جماعت کے جانثاروں کو پالنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے عائلی معاملات درست کرنے ہوں گے۔ جس طرف بھی کمزوری ہو اسے اپنی اولاد کی خاطر اس کمزوری کو دور کر کے اپنے رشتے کو مضبوط بنانا چاہیے۔ خداخوفی اور اسلامی احکامات پر عمل کر کے اپنی عائلی زندگی کو پُرسکون بنانے کی ہر ممکن سعی کرنے چاہیے تا کہ ہماری اولاد ہم سے وہی سب باتیں سیکھے اور ایک جنت نظیر معاشرے کا قیام عمل میں آسکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گھروں پہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے۔ آمین اللھم آمین

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

(الفرقان:75)

کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

طالب دعا

(صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا)

۞۞۞۞